مصالح زکوٰۃ

ڈاکٹر عبدالخالق خان ☆

اسلام کے اقتصادی نظام میں خود کفالت کی ضمانت موجود ہے اور خوشحال زندگی کی روحانی اور مادی لوازمات اسی نظام میں پائے جاتے ہیں-نوع انسانی کو اس نظام کی جانب دعوت دینے کا جواز یہی ہے کہ مسائل اور مصائب کی حدت و شدت کے متاثرین کے لئے اسلام ہی ایک سایہ دار پیڑ ہے -اس نظم میں زکواۃ کو مرکزی اہمیت حاصل ہے -اس کی اہمیت واضح کرتے ہوئے جناب سید اسعد گیلانی لکھتے ہیں-

> "اسلام کا یہ رکن واضح طور پر ایک اجتماعی فریضہ ہے اور اسلام کے اقتصادی نظام میں عشر و زکواۃ کی حیثیت مرکزی اور محوری ہے-اس کو نظر انداز کر کے اسلام کے اقتصادی نظام کا کوئی تصور نہیں کیا جاسکتا" -(۱)

اسلام کا منشاء یہ ہے کہ انسان کو روبہ زوال ہونے سے بچائے اور رذائل کی جانب مائل کرنے والے محرکات سے اسے محفوظ رکھے -افراد کے مابین معاشی تفاوت ہو تو عزت نفس کے مجروح ہونے کے امکانات بہت زیادہ ہوتے ہیں-اس صورتحال کا جائزہ لیتے ہوئے موصوف رقم طراز ہیں-

> "اتنا تفاوت ہونے کا مطلب ضرورت مندوں کو چوری اور غصب کرنے یا عزت نفس اور خودداری سے ہاتھ دھو کر انتہائی ذلت و خواری میں مبتلا ہو جانے پر مجبور کرتا ہے-یہ انسانوں کو پستی کی طرف لے جانے والے عوامل میں سب سے بڑا سبب ہے جن سے اسلام معاشرے کو بچائے رکھنا چاہتا ہے-" (۲)

محنت ، پیدائش دولت اور صرف دولت میں رخنہ نہ پیدا ہو تو گردش زر کے فطری انداز سے جاری رہنے سے جسد ریاست کے جملہ حصوں کو توانائی مل جاتی ہے کوئی حصہ معطل یا مفلوج نہیں رہتا-جملہ افراد معاشرہ کو روزگار کے وسیع مواقع فراہم ہو جاتے ہیں، جناب گیلانی لکھتے ہیں-

> "اکثر لوگوں کے ہاتھوں میں مال ہوگا تو وہ ضروریات زندگی کی خریداری میں صرف کریں گے-اشیاء کی طلب بڑھے گی، پیداوار میں اضافہ ہوگا اور قابل کار افراد کے لیے مکمل روزگار حاصل ہو سکے گا-اس طرح محنت، پیدائش دولت اور صرف دولت کا عمل اپنے قدرتی انداز میں جاری رہ کر مفید نتائج سامنے

☆ ڈائریکٹر، سیرت چیئر، آزاد جموں وکشمیر یونیورسٹی

لا سکے گا-دولت کی گردش میں ہی معاشرے کی صحت پوشیدہ ہے-یہی مقصد زکواۃ ہے-(۳)

اسلام کے کفالت باہمی کے اصول :

اول : خدا کی ملکیت میں شریعت کے مطابق عمل لازم ہے-

دوم : نفاذ شریعت سے مشروط انفرادی ملکیت کا استحقاق ہے-

سوم : کفالت باہمی کی خاطر شریعت نے پابندیاں عائد کرر کھ ہیں-

چہارم : اسلام کا نظام عدل جملہ دیگر نظامات سے بہتر ہے-

سید اسعد گیلانی نے زکواۃ کے دہرے اثر کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے-

"غرض جب ہم اسلام کے نظام زکواۃ کی خود کفالتی اسکیم کو دیکھتے ہیں تو اس سے ہمارے سامنے اسلام کا یہ منشاء آتا ہے کہ انسانوں میں مال کی کمی کے سبب ذِلت ورسوائی کا احساس اور زیادتی کے سبب غرورو کبریائی کی رعونت نہ پیدا ہونے پائے (۴)

زکواۃ کی اہمیت :

ڈاکٹر یوسف القرضاوی نے زکواۃ کی فرضیت اور اہمیت ان الفاظ میں واضح کی ہے-

"زکواۃ اسلام کے ارکان خمسہ میں سے ایک رکن ہے اور اس کی فرضیت متعدد آیات قرآنی، متواتر احادیث نبوی اور اجماع امت سے ثابت ہے اور اس کی فرضیت کے ثبوت میں کسی قسم سے شک و شبہ کی بالکل گنجائش نہیں ہے- اور ہر مسلمان کو اس کی فرضیت کا علم ہونا لازمی ہے"-" اگر کوئی شخص مسلم معاشرے میں رہتا ہو اور اسے زکواۃ کی فرضیت کا علم ہو اور اس کے باوجود انکار کرے تو وہ کافر ہو جائے گا-اور توبہ نہ کرنے پر اسے قتل کردیا جائے گا-" (۵)

توجہ طلب خیال :

زکواۃ کے بارے میں ڈاکٹر نصیر احمد ناصر کا نقطۂ نظر توجہ طلب ہے-آپ لکھتے ہیں :

فلسفہ زکواۃ پر غور کریں تو انفاق فی سبیل اللہ کے تمام احکام ایتائے زکواۃ کے تقاضے ہیں نیز **احتکار و اکتناز، تکاثر و بخل** کے نواہی بھی زکواۃ کے تقاضے ہیں - ان اوامر و نواہی پر عمل کرنے ہی سے زکواۃ کا نظام قائم ہو سکتا ہے - اور اپنے فرائض خوش اسلوبی سے ادا کر سکتا ہے-ہمیں یہ اصل یاد رکھنی چاہئے کہ نظام زکواۃ کے قیام اور اس کے حسن کارکردگی کے بغیر کوئی معاشرہ سرطانی اداروں اور معاشرتی دسرطانی برائیوں سے پاک

وصاف نہیں ہو سکتا-اسلام کا نظام زکواۃ ہی معاشرے میں اخوت وحسن مساوات ،عدل واحسان، معاشی خوشحالی وحیات طیبہ، محبت کی عظمت واہمیت، تکریم انسانی، دنیوی اوراخروی حسنہ، حقیقی مادی ترقی و جمالیاتی ارتقاءاورامن وسلامتی کی ضمانت فراہم کر سکتا ہے- نیزوہ نوع انسانی کو احساس تنہائی وخوف وحزن اور افلاس واحتیاج اور تنگی زیست ودست نگری سے نجات دلا سکتا ہے-"(۶)

آپ لکھتے ہیں کہ

" نظام زکواۃ دراصل اسلام کا معاشی نظام ہے-اوراس کی اہمیت بہت زیادہ ہے جو مسلمانوں نے صدیوں کے سرطانی اداروں کی محکومی وغلامی کی وجہ سے سمجھ رکھی ہے-

شکر نعمت

اللہ تعالٰی کی نعمتوں میں سے مال بھی ایک نعمت ہے-اس نعمت کا شکر ادا کرنا واجب ہے-اس کی عملی صورت یہ ہے کہ نصاب کی حد تک مال جب جمع ہو جائے تو اسے ڈھائی فیصد شکرانہ کے طور پر مستحقین کو فراہم کیا جائے-مال جمع کرنا ایک مذموم فعل ہے-اگر زکواۃ نکال دی جائے تو کسی حد تک بخل کے عارضہ کا علاج بھی ہو جاتا ہے-داتا گنج بخش رقمطراز ہیں :

"اس گروہ کے نزدیک تمام زکواۃ میں سب سے ناپسندیدہ دنیاوی نعمتوں کی زکواۃ ہے-کیونکہ اس میں بخل کا وجود ہے، حالانکہ انسان کے لئے بخل مذموم ہے کیا یہ کامل بخل نہیں کہ دوسو درہم کو کوئی شخص ایک سال تک اپنے قبضہ میں روکے رکھے-پھر ایک سال کے بعد اس میں سے پانچ درہم نکال کر کسی کو دے-" (۷)

زکواۃ کے اسرار بیان کرتے ہوئے امام غزالی رقمطراز ہیں

"دوسرا راز بخل کی نجاست سے اپنے دل کو پاک کرنا ہے-انسانی قلوب کے لئے بخل نجاست کی مانند ہے-جس طرح ظاہری نجاست انسان کو نماز کی ادائیگی کے قابل نہیں چھوڑتی اسی طرح بخل کی نجاست دل کو حضرت حق کے قرب کے قابل نہیں چھوڑتی ہے اور مال خرچ کئے بغیر آدمی کا دل بخل کی نجاست سے پاک نہیں ہوتا-اسی سبب سے زکواۃ بخل کی ناپاکی کو دور کرتی ہے-اور زکواۃ اس پانی کی مانند ہے-جو ظاہری نجاست کو دور کرتا ہے-" (۸)

امام صاحب کی وضاحت کے مطابق مال کو سمیٹ کر رکھنا بخل کے مرض کی نشاندہی کرتا ہے-

اگر یہ مرض موجود رہے تو ایسا فرد گویا قلبی اور ذہنی لحاظ سے ناپاک ہے - یہ حدث اکبر ہے - جس کی موجودگی میں وہ فرد نجس اور ناپاک ہونے کے سبب دیگر نیک اعمال کی انجام دہی اور رضائے الٰہی سے محروم رہتا ہے - نظام زکواۃ کی عدم ترویج کی وجہ سے لوگ مال سمیٹ سمیٹ کر حرص وبخل کے امراض کا شکار ہو رہے ہیں -

معاشرہ میں جو بگاڑ پیدا ہوتا ہے - اس کا عمیق جائزہ لینے سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ ان سارے مسائل کی ذمہ داری مانعین زکواۃ پر عائد ہوتی ہے - گویا یہ جرائم ساز فیکٹریاں ہیں جب تک خرابی کے بنیادی سبب (Rootcause of evil) کی اصلاح نہ ہوگی اصلاح احوال کی کوئی تدبیر کارگر نہیں ہو سکتی - جناب عالم فقری نے سادہ الفاظ میں یوں نشاندہی کی ہے -

"غربت وافلاس کی وجہ سے انسان نہ صرف جرم کرتا ہے بلکہ اس میں اور بھی بیشمار اخلاقی برائیاں پیدا ہو جاتی ہیں اور اس کی ذہنی صلاحیتیں موقوف ہو کر رہ جاتی ہیں دولت سمیٹنے والوں کو ایک نقصان یہ بھی ہوتا ہے کہ جب دولت سمٹتی سمٹتی چند ہاتھوں میں اکھٹی ہو جاتی ہے اور کئی لوگ بے وسیلہ ہو جاتے ہیں تو غریب لوگوں کی زندگی تنگ ہو جاتی ہے - لہذا جب افلاس زیادہ ہوگا تو جرائم کی تعداد زیادہ ہوگی - آخر ایک وقت سامراجی نظام دولت کا انجام یہ ہوتا ہے کہ غریب لوگ امیروں کو لوٹنے کے درپے ہو جاتے ہیں اور ملک میں ہنگامے اور خون ریزی کا دروازہ کھل جاتا ہے - تو اس طرح دولت کا احتکار معاشرہ کی تباہی کا باعث بنتا ہے - اور عوام الناس کا معیار زندگی بلند ہونے کے بجائے پست ہو جاتا ہے - لہذا ثابت ہوا کہ زکواۃ کے ذریعے سے دولت کا پھیلاؤ غربت اور افلاس کا ازالہ کرتا ہے - (۹)

یہ حقیقت پیش نظر رہنی چاہیئے کہ ارکان اسلام مقصود بالذات نہیں ہوتے بلکہ اعلیٰ مقصد اور نصب العین کے حصول کے ذرائع ہیں ان ارکان سے مسلمان کے قلب و نظر میں انقلاب بپا ہونا چاہیئے - اقامت صلواۃ کا لازمی اور منطقی نتیجہ یہ ہونا چاہیئے دوسرے اقدام کے طور پر اللہ کے بندوں کی احتیاجات کے حوالے سے اس پر جو مالی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں ان کی ادائیگی کا اہتمام کرے - اگر صاحب مال اپنی یہ ذمہ داری جو زکواۃ کی صورت میں اس پر حق تعالیٰ نے عائد کر رکھی ہے پوری نہ کرے اور بدستور مرض بخل میں مبتلا رہے تو اس کا صاف مطلب یہی ہے کہ وہ نماز کی روح سے واقف نہیں ہے - جناب ڈاکٹر طاہر القادری نے ایسے عبادت گذاروں کے لیے بالکل درست کہا ہے -

"اس کے برعکس زندگی کا طرز عمل خود غرضانہ، مفاد پرستانہ اور بہیمانہ ہو تو کوئی عبادت، عبادت نہیں اور نہ کوئی نماز، نماز ہے - سب دکھلاوا ہے اور ریاکاری ہے" (۱۰)

مریضان بخل معاشرے میں بے شمار جرائم کا ارتکاب کرتے پھرتے ہیں - مصلحین اور حکومت پر

فرض عائد ہوتا ہے کہ باہم اشتراک سے بخل و حرص کے اس بدترین مرض کا علاج زکواۃ کی صورت میں کریں -

کثیر المقاصد ادارہ :

زکواۃ کی وصولی اور تقسیم شرعی ضوابط کے مطابق حکومت کو ایک ایسا منظم ادارہ تشکیل دینا چاہئے جس میں عاملین زکواۃ کی تعلیم و تربیت اور احکام زکواۃ کے حوالے سے اجتہادی عمل تسلسل سے جاری رہے تاکہ زکواۃ کی وصولی اور تقسیم کے وہ نتائج بر آمد ہو سکیں جن کی خاطر زکواۃ فرض ہوتی ہے - جناب اسعد گیلانی اس بارے میں حسب ذیل رائے دیتے ہیں -

> "اس زمانہ میں جو حکومت اسلامی نظام قائم کرنا چاہتی ہو اس کے لیے زکواۃ کا اہتمام ضروری ہے اس مقصد کے لیے ایک ادارہ یا محکمہ قائم کرنا چاہیئے جس کے ذریعہ شرعی طریقہ پر زکواۃ وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اہتمام کیا جائے اس مقصد کے پیش نظر ضروری ہے کہ فقہائے شریعت اور علمائے مالیات پر مشتمل ایک مشترکہ تحقیقی ادارہ ہو جو فریضہ زکواۃ اور مختلف قسم کے ٹیکسوں کے درمیان ایسا ربط پیدا کرے کہ دوہری ذمہ داری اور انتشار کی صورت ختم ہو جائے -"(۱۱)

اجتماعی کفالت

یہ لازم ہے کہ زکواۃ حکومت کو دی جائے جو ایک طریقہ کار کے تحت مستحقین تک پہنچا کر اجتماعی کفالت کا اہتمام کرتے ہوئے غربت کا سدباب کرے -

ارشاد نبویؐ ہے -

ان اللہ افترض علیھم صدقہ تؤخذ من اغنیاھم فترد فی فقراھم

بیشک اللہ نے ان پر زکواۃ فرض کی ہے، جو ان کے مالداروں سے لیکر ان کی حاجت مندوں میں تقسیم کر دی جائے گی

اس بارے میں ارشاد الٰہی ہے

والذین فی اموالھم حق معلوم للسائل والمحروم (۱۳)

اقتصادی لحاظ سے زکواۃ کی اہمیت :

اسلام کے اقتصادی نظام میں زکواۃ مرکزی حیثیت رکھتی ہے اس کے حصول اور مصرف کے حسب ذیل نتائج یقینی طور پر بر آمد ہوتے ہیں -

۱) غربت کا سدباب
۲) دولت کی منصفانہ تقسیم
۳) دفینہ دولت سے گریز
۴) باہمی تعاون کا فروغ
۵) دولت کی گردش
۶) اعلیٰ اخلاقی اقدار کی ترویج
۷) ارتکاز دولت کا حل
۸) روزگار کے مواقع
۹) جرائم کی بیخ کنی
۱۰) نصرت دین۔

مراجع ، مصادر و حواشی

۱) سید اسعد گیلانی ، اسلام کا نظام عشر و زکواۃ، لاہور، زاہد بشیر پرنٹرز ۱۹۸۵ء، ص ۶۹-

۲) ایضاً ص ۷۳-

۳) ایضاً ص ۷۳-

۴) ایضاً ص ۷۶-

۵) ڈاکٹر یوسف القرضاوی، فقہ الزکوۃ، لاہور، البدر پبلی کیشنز ۱۹۸۳ء، ص ۱۱۹ حصہ اول-

۶) ڈاکٹر نصیر احمد ناصر، فلسفہ زکوۃ، کراچی فیروز سنز س،ن، ص ۵۵-

۷) حضرت سید علی ہجویری، کشف المحجوب لاہور اسلامی اکادمی ۱۹۷۷ء ص ۱۹۵-

۸) حجتہ الاسلام، ابو حامد محمد الغزالی، کیمیائی سعادت، لاہور مکتبہ رحمانیہ س ن، ص ۱۵۰-

۹) عالم فقری، احکام زکوۃ، لاہور شبیر برادرز ۱۹۸۶ء ص ۴۴-

۱۰) پروفیسر محمد طاہر القادری، اسلامی فلسفہ زندگی، لاہور مرکزی ادارہ منہاج القرآن ۹۸۵
ص ۱۷۶-

۱۱) اسلام کا نظام عشر و زکوۃ، محولہ بالا ص ۱۰۸ -

۱۲) صحیح مسلم، کتاب الایمان دہلی مطبع مجتبائی ۱۳۰۸ھ

۱۳) القرآن ۷۰ : ۲۴-۲۵-